قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 11/ جنوری 2023ء | 18/ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 11/ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 09

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دُور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام سامان بہم پہنچائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

(ترمذی کتاب البّر والصلۃ باب فی الستر علی المسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

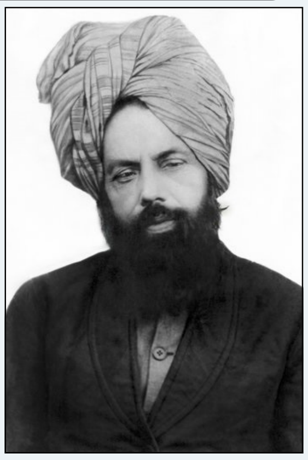

- اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔

- انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے۔یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے، لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے...حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو، بے حیائی نہ کرے، مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 399-340)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا

(النساء: 150)

ترجمہ: اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی برائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

اسلام نے ہمیں (مسلمانوں کو) آپس میں گھل مل کر رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے کیونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہروقت ٹوہ میں نہ لگے رہو، تجسس میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح میں کسی کی غلطی پکڑوں اور پھر اس کو لے کر آگے چلوں۔ یہ بڑی لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔۔۔اسلام اپنے ماننے والوں سے یہ کہتا ہے کہ ان بیہودگیوں اور ان لغویات سے بچو، اور اس زمانے میں، آج کل حقیقی اسلام کا نمونہ دکھانے والا اگر کوئی ہے یا ہونا چاہئے تو وہ احمدی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستّاری کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک کی ایک عزت نفس ہوتی ہے۔ اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسرے اگر کوئی برائی ہے، حقیقت میں کوئی ہے تو اس کے اظہار سے ایک تو اس کے لئے بدنامی کا باعث بن رہے ہوں گے دوسرے دوسروں کو بھی اس برائی کا احساس مٹ جاتا ہے، جب آہستہ آہستہ برائیوں کا ذکر ہونا شروع ہو جائے اور آہستہ آہستہ معاشرے کے اور لوگ بھی اس برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہوسکتی ہوں، ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ دعا کرو اور ان برائیوں سے ایک طرف ہو جاؤ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی سب سے بڑا علاج ہے۔

(خطبہ جمعہ 19/ نومبر 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- احکام خداوندی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- غَلَط العام الفاظ کی درستی
- کشتی نوح اور ایک احمدی سکالر انجینئر منیر احمد خان مرحوم
- کِک والی بال

دربارِ خلافت

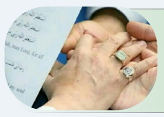

ہر احمدی خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی گئی بات کا اپنے آپ کو مخاطب سمجھے

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2022ء پر اختتامی خطاب میں حضور انور نے فرمایا:

ابھی کچھ دیر پہلے میں نے لجنہ سے خطاب کیا تھا اور انہیں بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ باتیں صرف عورتوں کے لیے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس جس جگہ ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کر کے یہ نیکیاں اپنانے اور ان کی طرف توجہ کرنے کا فرمایا ہے۔ ہاں میں نے بعض مثالیں عورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے دی ہیں ان کے ماحول کے مطابق لیکن اکثر مثالیں دونوں مردوں اور عورتوں پر لاگو ہوتی ہیں۔ مثلاً سچائی کے اعلیٰ معیار یا عبادتوں کی طرف توجہ ہے تو مردوں کو بھی یہی معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ جہاں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں وہاں اپنی اولاد کی تربیت کے لیے بھی نمونہ بن کر ان کی بھی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بنیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نصائح کا مخاطب اپنے آپ کو نہیں سمجھتے اور دوسرے کے بارے میں سمجھ کر پھر کہہ دیتے ہیں کہ دیکھا! خلیفۂ وقت نے فلاں جماعت کو یا جماعت کے فلاں طبقہ کو کس طرح سختی سے کہا ہے اور ایسے لوگ تو آگے سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ تو ہیں ہی ایسے۔ ان کی اصلاح ہونی چاہیے تھی۔ یہ لوگ اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے۔ حالانکہ چاہیے تو یہ کہ ہر ایک اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھے اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہوں اور یہ دیکھنا چاہیے کہ جو باتیں دوسروں کو کہی جا رہی ہیں خواہ کسی بھی طبقہ کو خلیفۂ وقت مخاطب ہے، تو وہ اسلامی تعلیم کے مطابق بعض امور کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور ہم اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم اس معیار پر پورا اتر رہے ہیں جو مختلف نیکیوں کے قائم کرنے اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے معیار ہیں؟ جب یہ بات سمجھ آ جائے کہ خلیفۂ وقت کسی بھی ملک کے احمدیوں کو بعض امور کی طرف توجہ دلا رہا ہے یا جماعت کے کسی بھی طبقہ کو مختلف نیکی کی باتوں کی طرف توجہ دلا رہا ہے تو ہم بھی بحیثیت احمدی اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم میں یہ نیکیاں موجود ہیں جن کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے یا ہم میں یہ کمزوریاں تو نہیں ہیں جن کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔؟ پس اب جبکہ ٹی وی کے ذریعے تمام دنیا رابطوں کے لحاظ سے ایک ہو گئی ہے۔ ہر احمدی ہر بات کا جو خلیفۂ وقت کی طرف سے جماعت کی بہتری کے لیے کہی جا رہی ہے مخاطب سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو ایک انقلاب ہے جو ہم اپنی حالتوں میں لا سکتے ہیں۔ پس پہلی بات تو یہ ہے کہ جو باتیں میں نے لجنہ میں کی ہیں ان کا انصار اپنے آپ کو بھی مخاطب سمجھیں اور جب مرد اور عورت ایک ہو کر نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کے ترک کرنے کیلئے کوشش کریں گے تو پھر ایک انقلاب ہو گا جو ہم اپنے گھروں میں بھی لا سکیں گے، اپنی حالتوں میں بھی لا سکیں گے، اپنے بچوں میں بھی لا سکیں گے اور اپنے معاشرہ میں بھی لا سکیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر یہ نصیحت فرمائی کہ ’’ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں‘‘۔ پس اگر ہمارا نعرہ ’’نحن انصار اللّٰہ‘‘ کا ہے تو اپنے نفس کو پہلے پاک صاف کرنا ہو گا تا کہ پھر اس مسیح موعود کے مددگار بن کر دنیا کو برائیوں اور شرک سے پاک کریں اور خدائے واحد کے نور سے دلوں کو منور کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اپنے ہی دل دنیا کی گندگیوں اور غلاظتوں اور لالچوں میں پڑے ہوئے ہیں تو پھر ہم دنیا کی کس طرح اصلاح کر سکتے ہیں؟ پس اصل کام اب مامورِ زمانہ کے ساتھ جڑ کر انصار اللہ کا یہ ہے کہ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا۔ پس اس کیلئے خود ہمیں اپنے اندر جھانکنا ہو گا کہ ہم کس قسم کے انصار اللہ ہیں؟ اپنے اندرونی جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ اس لیے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائیں‘‘۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ فرمایا ’’اگر ہماری جماعت خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔‘‘ اس عمر کو پہنچ کر خاتمہ بالخیر کی بھی فکر ہوتی ہے۔ فرمایا ’’اگر زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو خاتمہ بالخیر نہ ہو گا فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا‘‘۔ پس ہم حقیقی انصار اس وقت بن سکتے ہیں جب عمدہ بنیں اور عمدہ بیج بننے کے لیے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے حکموں پر چلنا اور زمانے کا امام اور مامور کی کامل پیروی اور اطاعت کرنا ضروری ہے اور جب یہ ہو گا تو پھر ہم اس بیج کے وہ پھل دار درخت ہوں گے جو دنیا کو نیکیوں کے پھل کھلانے والے ہوں گے۔ ہمارے قول و فعل کا ایک ہونا جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو گا، وہاں ہماری نسل کی اصلاح کا بھی ذریعہ ہو گا اور ہمیں یہ تسلی ہو گی کہ ہم اپنی نسلوں میں بھی تقویٰ اور نیکی کی جڑ لگا کر جا رہے ہیں۔ وہ پیوند لگا کر جا رہے ہیں جس سے اگلی نسل بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جڑ کر وہ پھلدار درخت بنیں گے جن پر نیکیوں کے پھل لگتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 6/ دسمبر 2022ء)

غزل

ذکر جب اُس کا سنا دل مرا مسرور رہا
وہ تو جس کرسی پہ بیٹھا وہاں منصور رہا

ذکر الہام میں آیا تھا شریف احمد کا
بادشہ، تخت پہ بیٹھا وہ بدستور رہا

وہ یہاں فرض نبھانے کے لئے آیا تھا
چاہتا کب تھا، یہاں رہنے پہ مجبور رہا

جس کو توفیق ہوئی دوڑا چلا آیا وہ
کون محبوب کے قدموں سے بھلا دور رہا

جب اُجالا ہو تو کچھ رات کا منظر بدلے
واپسی تب ہو زمانے کا یہ دستور رہا

جس نے وعدہ تھا کیا ساتھ رہا ہے اس کے
امن کا بن کے نمائندہ وہ مشہور رہا

جب پکارو اسے وہ جلوہ دکھاتا ہے خدا
اس کا شاہد ہوا سینین میں ہے طور رہا

تھا جو محبوبِ خدا، گرچہ وہ تھا درِّ یتیم
بادشہ بن کے مدینے کا وہ مشہور رہا

اس کو ہر وقت میسّر تھی فرشتوں کی مدد
معجزے دیکھ کے ہر شخص ہی مسحور رہا

خانہ کعبہ کے بھی معماروں کے صدقے جائیں
تھا نبی باپ، نبی بیٹا بھی مزدور رہا

اپنے بیٹے کی جو قربانی کو تیّار ہوا
نشّہ توحید کا تھا جس میں وہ مخمور رہا

طارق اب اُس سے تعلّق ہی بچائے گا ہمیں
ایک عرصے سے ، زمانے سے جو مستور رہا

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 76

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اطاعت (حصہ سوم)

ہدایت یافتہ لوگوں کی پیروی کرو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ۠

(الانعام:91)

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی۔ پس ان کی (اُس) ہدایت کی پیروی کر (جو اللہ ہی نے عطا کی تھی)۔ تو کہہ دے کہ میں تم سے اس کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے محض ایک نصیحت ہے۔

صراط مستقیم کی اتباع کا حکم

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰ لِكُمْ وَصّٰٮكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ‏

(الانعام:154)

اور یہ (بھی تاکید کرتا ہے) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے رستہ سے ہٹا دیں گی۔ یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

صراط مستقیم چاہنے کی دُعا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَۙ‏

(الفاتحہ:6)

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔

خطوات الشیطن کی پیروی نہ کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(النور:22)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَـكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ‏

(البقرہ:209)

اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

شیطان کے فتنہ سے بچنے کا حکم

يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَـنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَـنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا

(الاعراف:28)

اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں بھی فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے ان کے لباس چھین لئے تا کہ اُن کی برائیاں اُن کو دکھائے۔

شیطان صراط مستقیم سے نہ روکے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ‏

(الزخرف:63)

اور شیطان تمہیں ہرگز روک نہ سکے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

شیطان سرکش سے فیصلہ نہ کرائیں (شیطان سے فیصلہ کرانے والے منافق)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا‏

(النساء:61)

کیا تُو نے ان لوگوں کے حال پر نظر کی ہے جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تجھ پر اتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان سے کروائیں جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ اُنہیں دُور کی گمراہی میں بہکا دے۔

غیروں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ‏

(الجاثیہ:19)

پھر ہم نے تجھے ایک عظیم امر شریعت پر قائم کر دیا۔ پس اس کی پیروی کر اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جو علم نہیں رکھتے۔

(دنیوی) شعراء کی صرف بھٹکے ہوئے لوگ ہی پیروی کرتے ہیں

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ‏

(الشعراء:225)

اور رہے شعراء تو محض بھٹکے ہوئے ہی اُن کی پیروی کرتے ہیں۔

(نوٹ: اس سے اگلی آیات میں دین سے تعلق رکھنے والے شعراء کی خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُن کے اشعار میں اللہ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے۔ دیکھیں تفسیر صغیر سورۃ الشعراء 225-228)

اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کی ممانعت

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا‏

(النساء:136)

پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

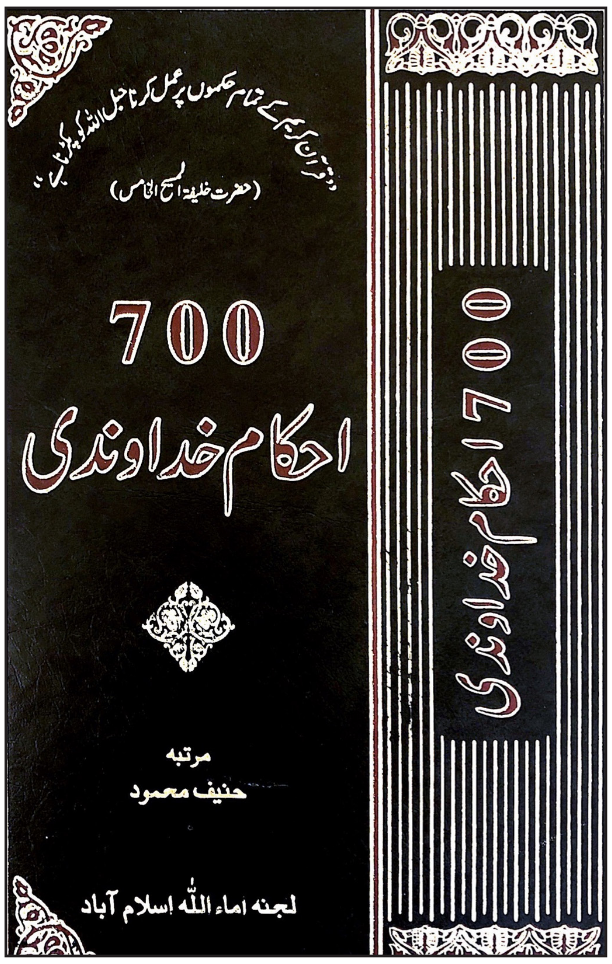

اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰ لِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(النساء:60)

اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

اے نبی! کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ

(الاحزاب:2)

اے نبی! اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان۔

کافر کی اطاعت کی بجائے اللہ کے حضور سجدہ کرنے کا حکم

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩‏

(العلق:20)

خبردار! اُس کی پیروی نہ کر اور سجدہ ریز ہو جا اور قرب (حاصل کرنے) کی کوشش کر۔

مؤمنوں کو کافروں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا‏

(الفرقان:53)

پس کافروں کی پیروی نہ کر اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُن سے ایک بڑا جہاد کر۔

ظالم لوگوں کی طرف نہ جھکنے کا حکم

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَـكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ‏

(ہود:114)

اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ پکڑے گی اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے کوئی سرپرست نہ ہوں گے۔ پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 484-489)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 74

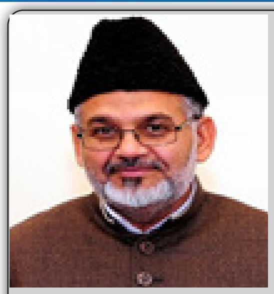

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 8/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 8 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر اس طرح شائع کی تھی۔ ’’بین المذاہب دوستی‘‘۔ اخبار نے جو تصویر شائع کی ہے وہ رنگین ہے۔ اس میں خاکسار پاسٹر Rob Patton کو اسلامی لٹریچر دے رہا ہے۔ خبر میں لکھا ہے کہ 21/ اگست کو مسجد بیت الحمید چینو میں پاسٹر راب پیٹن اپنے چرچ کے قریباً 30 ممبران کے ساتھ مسجد بیت الحمید آئے جو کہ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کا چرچ ہے۔ انہوں نے مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد احمد ناصر کا اسلام کے بارے میں لیکچر سنا جس کا مرکزی موضوع تو رڈ کفارہ تھا۔ اس کے ساتھ امام نے توبہ و استغفار اور گناہ کے معانی پر بھی سیر حاصل تقریر کی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں نے مسجد میں کھانا کھایا۔ اس موقعہ پر پاسٹر پیٹن نے بھی تقریر کی۔ اس کے علاوہ گزشتہ جمعہ کو ایک اور چرچ سے بھی لوگ آئے تھے اور انہوں نے احمدیہ مسلم کی رمضان کی عبادات اور کھانے میں شرکت کی تھی۔ اس کے علاوہ پاسٹر جین چیز بھی اپنے لوگوں کو لے کر رمضان میں شام کے وقت درس قرآن میں اور ڈنر میں شامل ہوئیں۔ سب کے ساتھ سوال و جواب بھی ہوئے تھے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 2/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اپنی خوشیوں اور عیدوں میں اسلامی تعلیمات کو نہ بھولیں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ نیوز پیپر سٹوری۔ اخبار نے خاکسار کا 11/9 کے حوالہ سے ایک مضمون شائع کیا ہے خاکسار کی تصویر کے ساتھ۔ جس کا عنوان یہ ہے۔ ’’9/11۔ دس سال بعد‘‘ یعنی اس نے کس طرح امریکنوں کی زندگی کو متاثر کیا ہے اور کیا کیا خدشات لاحق ہیں اور کون کون سی باتیں غلط ہیں وغیرہ امور پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔ یہ خبر اخبار نے اپنے پہلے صفحہ پر شائع کی تھی۔

11/ ستمبر کا ہولناک واقعہ جس نے سب امریکنوں کو خوف زدہ کیا بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ ساری قوم جس سے بے حد متاثر ہوئی اور اس زخم کو مندمل کرنا سب کے لئے مشکل تھا۔ جس کی وجہ سے قریباً ساری ہی قوم میں غم اور غصہ کی لہر بھی دوڑی۔ جو کہ ایک طبعی امر تھا۔ جس کی وجہ سے ہر ایک یہی کہتا اور سنائی دیا کہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لا کر عبرتناک سزا دی جائے اور چونکہ اس کی ذمہ داری ایک مسلم آرگنائزیشن نے لی جس کی وجہ سے یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ کیا واقعی اسلام کی یہی تعلیم ہے؟

بعض نے کہا کہ مسلمان ممالک میں 11/9 کا دن خوشی والا دن منایا گیا۔

لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ تمام مسلمانوں نے 11/9 کے دن کو خوشی کا دن منایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ سب نے اس واقعہ پر دکھ اور تکلیف کا اظہار کیا اور ہمدردی دکھائی اور جو لوگ اس دن اس واقعہ کی وجہ سے اپنی معصوم جانوں کو کھو چکے ان کے ساتھ اور ان کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی بھی کی۔

اب جب کہ ساری قوم میں ’’یہ دس سالہ‘‘ سالگرہ منائی جارہی ہے۔ اس پر بھی بہت سے سوالات اٹھ رہے ہیں مثلاً کہ کیا اب تک آپ پر اس کا اثر ہے۔ آپ اب تک اس واقعہ سے کتنا متاثر ہو رہے ہیں؟

جہاں تک خبروں کا تعلق ہے اس سے سب کو یہی تاثر ملتا ہے کہ ’’مسلمان‘‘ نے کوئی اچھی مثال قائم کی ہے؟ اور جنہوں نے خاص کر اپنے نام کے ساتھ ’’القاعدہ‘‘ کا ٹائیٹل لگایا ہے اور اس وجہ سے القاعدہ یا طالبان میڈیا میں توجہ بھی حاصل کر رہے ہیں۔ ہر وقت کی خبروں میں یہی ایک موضوع مل رہا ہے اور ہر دو کی اسلام کے بارے میں تعریف سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس جو مسلمان امن پسند ہیں اور جن کا دہشت گردی یا اس قسم کی حرکتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میڈیا ان کی بات نہ سنتا ہے اور نہ ہی ان کی بات کو عوام تک پہنچاتا ہے۔

خاکسار جو کہ جماعت احمدیہ کا ممبر ہے اور جو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اس زمانے میں ایمان لاتی ہے اور جنہوں نے حقیقت جہاد بھی بیان کی ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کا اصل جہاد یہ ہے کہ ہم سب مل کر دنیا میں امن قائم کریں اور ایسے لوگوں کا ساتھ دیں جو حقیقت پسند ہیں اور اسلام کے امن کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعہ عام کریں۔

میڈیا کہ وجہ سے 50 فیصد سے بھی زائد امریکی عوام یہی گمان کرتی ہے کہ سب مسلمان دہشت گرد ہیں اور اسلام کے مذہب کو اب مزید نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ اسی خیال کو ان سے دور کرنا اس وقت کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ جہاں میڈیا پر ہر وقت دہشت گرد لوگوں کا اسلام سے تعلق جوڑ کر آپ خبریں شائع کریں اور امن پسند مسلمانوں کو نہ ہی سنیں اور نہ ہی ان کے امن کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ تو وہاں منفی اثرات ہی مرتب ہوں گے اور شائد وہی میڈیا کا مقصد بھی ہے اور یہ سب کچھ ایک طرف کی کہانی بیان ہو رہی ہے۔ ’’یہ القاعدہ یا طالبان‘‘ تمام مسلمانوں کی اور اسلام کی نمائندگی تو نہیں کر رہے۔ ان کروڑہا مسلمانوں کو بھی تو دیکھیں جن کا اس واقعہ سے یا اس گروپ اور تنظیم سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے صرف چند لوگوں نے اسلام کو ہائی جیک کیا ہے اور میڈیا انہی کے نظریات کو اچھال رہا ہے اور لوگوں میں اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ حالانکہ اب عوام الناس کو چاہیئے کہ جب وہ اتنا منفی پروپیگنڈا سن رہے ہیں اسلام کے بارے میں تحقیق بھی کریں تا کہ انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات کے بارے میں علم ہو۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ’’القاعدہ اور طالبان‘‘ کا گروپ سب کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ وہ بہت خطرناک گروپ ہے۔ لیکن یہ آپ کو بھی تو اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ آپ خود غیر جانبدارانہ اسلام کے بارے میں تحقیق کر کے حقیقت حال سے واقف ہوں۔

اس وقت میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ’’احمدی مسلمان‘‘، ’’امن کی بہترین مثال ہیں‘‘۔ جو کہ نہ صرف امن پسند ہیں بلکہ اپنے ملک کے وفادار بھی ہیں۔ احمدی مسلمانوں نے اس وقت لاکھوں پمفلٹ تقسیم کئے ہیں تا کہ لوگوں کو حالات کا صحیح علم ہو اور اسلام کے امن پسند ہونے کی صحیح تعلیمات سے آگاہی ہو۔ مسلمان اپنے اپنے ملک میں جہاں کہیں بھی وہ رہتے ہیں یہ تعلیم ہے کہ وہ ہر ملک میں وفاداری کریں۔ یہ ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ ہم احمدی مسلمانوں نے سارے امریکہ میں اس سالگرہ کے موقعہ پر خون کے عطیہ جات دینے کی بھی مہم چلائی ہوئی ہے کہ مسلمان تو زندگی عطا کرتا ہے۔

Muslim for Life Muslim for Peace

یہ طرز ہے احمدی مسلمانوں کی۔ ایک تو یہ کہ مسلمان زندگی بخش ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان امن قائم کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر بھی مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی 1889ء میں انڈیا قادیان سے شروع ہوئی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جن کا ماٹو یہی ہے کہ ’’محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا بھی تعارف ہے اور ریڈیو کے پروگرام کا وقت اور اعلان بھی ہے۔

ڈی سن نے خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’11/9۔ 11 ستمبر کے واقعہ نے کس طرح مجھے متاثر کیا‘‘ کے عنوان سے اپنی اشاعت 8/ ستمبر 2011ء میں صفحہ A6 پر تفصیل کے ساتھ انگریزی میں شائع کیا۔ اس کا متن آپ کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

کون بھول سکتا ہے کہ وہ کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا؟ جب 11/9 کا دہشت گرد حملہ ہوا۔ میں اپنے دفتر میں کام کر رہا تھا جب مجھے ایک دوست کا فون آیا اس نے پوچھا کہ کیا میں ٹی وی کی خبریں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کو ابھی دیکھنی چاہیئے!

میں نے ٹی وی لگایا اور چند منٹوں میں میں نے لاکھوں دوسرے لوگوں کے ساتھ ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے ٹکرانے والے دوسرے طیارے کو براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتے دیکھا۔ میں مکمل طور پر دنگ رہ گیا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز تھی جس کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھنے کی بجائے صرف فلموں میں دیکھنے کی توقع کرتے ہیں۔ خوفناک سانحے کا علم میرے سامنے ہو رہا تھا۔ سینکڑوں لوگ جو اب مر چکے ہیں ان کا میرے دل اور روح پر ایک بھاری اور گہرا اثر پڑ گیا تھا اور دن کے اختتام تک یہ تعداد تقریباً 3000 تک پہنچ گئی تھی جو اس وقت ناقابل تصور تھا اور اس کے بعد کے سالوں اور آئندہ کی 11/9 کی سالگرہ ہوں میں ہم سب پر ایک دکھ کا ناقابل برداشت بوجھ بن جاتا تھا۔

حالیہ تاریخ میں کسی بھی سانحے کی کوئی بھی دوسری سالگرہ نائن الیون سے پیدا ہونے والے دکھوں کی برابر نہیں ہو سکتی اور نہ صرف مجھے بلکہ دنیا بھر کے قانون پسند، امن پسند مسلمانوں کی اکثریت کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ یہ کہ جو کچھ دنیا میں اتنے شیطانی اور خوفناک انداز میں کیا گیا۔ وہ 10 سال پہلے 3000 معصوم جانوں والا خوفناک دن تھا۔ لاکھوں لوگوں کے ذہنوں میں پہلے یہ تاثر تھا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمان پُرامن، مہذب لوگ ہیں۔ اب پورے امریکہ اور یورپ میں رائے عامہ کے مطابق ان کا ردِّعمل بالکل برعکس ہے۔ واضح طور پر یہ رائے اور حقیقت کے کسی بھی احساس کی عکاسی نہیں کر سکتی۔ لیکن حقیقت ایک تصور ہے اور یہ کہ جب لوگوں کے ذہنوں میں اس خیال کا بار بار تکرار کیا جاتا ہے تو یہ مشکل سے حیران کن ہوتا ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لیکن آپ نے کبھی ان لوگوں کے حوالے سے ایسا ہوتا نہیں دیکھا ہوگا جنہیں ٹموتھی جم جونز جیسے عیسائی کہا جاتا ہے اور آپ کو میڈیا کی رپورٹوں میں ایسا ہوتا ہوا نظر نہیں آتا جو کہ ناروے کے 77 لوگوں

کے قتل عام اور خود ساختہ عیسائیوں اینڈرس بریوک کے بارے میں ہے۔ ’’تمام عیسائی دہشت گرد ہیں‘‘ اور ’’عیسائیت ایک دہشت گرد مذہب ہے‘‘ کے بورڈ کا کوئی میڈیا برش سٹروک نہیں ہے پھر بھی یہ بالکل وہی پیغام ہے جو انٹرنیٹ اور مغربی میڈیا کے ذریعے ڈینیل پائپس، رابرٹ اسپینسر اور پامیلا گیلر جیسے اسلام فوبیس کے ذریعے پھیل رہا ہے۔ اینڈرس بریوک پر ان کی اشتعال انگیز اور نفرت بھری بیان بازی کا اثر ان کے 1500 صفحات کے ’’منشور‘‘ میں واضح طور پر ظاہر ہے جہاں صرف رابرٹ اسپینسر کے 162 حوالوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس نے خدا کے نام پر اپنی ناقابل معافی برائی کو اسی طرح جائز قرار دیا جس طرح جہادی مسلم انتہاء پسند اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ ’’انتہاء اسباب کا جواز بنتی ہے‘‘۔ جب کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتا ہے کہ دہشت گردی، زمین میں فساد اور بے گناہ لوگوں کا قتل مکمل طور پر حرام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ القاعدہ اور طالبان نے ایک ہی قرآنی آیت (سیاق و سباق سے ہٹ کر) کا حوالہ دے کر اپنے بُرے کام کو جائز قرار دیا۔ جیسا کہ اسلام مخالف پنڈتوں کو آپ کچھ بتانا چاہیئے کہ وہ دونوں ایک ہی ’’نظریاتی نقطہ‘‘ پر ہیں بس مخالف ایجنڈے ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں اور جو چیز تاریخی طور پر اہم ہے وہ خوف وہراس پھیلانے اور شیطان سازی کے حربے ہیں جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت کو بھڑکانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں (بشمول نازی جرمنی میں یہودیوں اور ان کے مذہب کے خلاف ایک عیسائی قوم اور پادریوں کے)۔

11/9 کو دن اب بھی مجھ پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟ اس کی بڑھتی ہوئی ضرورت یہ ہے کہ میرے عمل اور تعلیمی کوششوں سے اسلام کی حقیقی تصویر اور پیغام کو پیش کیا جائے۔ جو چیز متاثر کن ہے وہ یہ ہے کہ بیشک بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں سچائی کے لئے سرگرمی سے جستجو نہیں کرتے لیکن بہت سے کم از کم آپ کی بات سننے کو تیار تو ہیں۔

امید ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کریں گے اور دنیا پر اپنی توجہ کو وسیع کریں گے تا کہ اسلام کو کھلے دل و دماغ سے صحیح طور پر معلوم کیا جاسکے اور نہ صرف آنکھیں بند کر کے قبول کریں جو بھی آوازیں ان کو آرہی ہیں کہ اسلام اور مسلمان کیا ہیں؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ غیر جانبدارانہ جانچ پڑتال ان لوگوں کے چہروں پر جھلکتی ہے جو اسلام قبول کرتے ہیں اور میڈیا میں مسلمانوں کی تمام منفی تصویروں کے باوجود 11/9 مجھے تعلیم اور دنیا کو واپس دینے کے لئے کس طرح حوصلہ افزائی کرتا ہے احمدیہ مسلم کمیونٹی کی حالیہ میڈیا مہموں میں دیکھا جاسکتا ہے کہ امریکہ اور دیگر جگہوں پر اسلام کا حقیقی چہرہ ہمارے ’’مسلمان امن کے لئے‘‘، ’’مسلمان وفاداری کے لئے‘‘ اور اب ’’مسلمان زندگی کے لئے‘‘ کی آگاہی کی کوششیں شامل ہیں۔

11/9 کو ضائع ہونے والی تین ہزار روحوں کے اعزاز میں احمدیہ مسلم کمیونٹی یو ایس اے 11/ ستمبر کو اور اس کے آس پاس ملک بھر میں 100 سے زائد مقامات پر بلڈ ڈرائیو کو سپانسر کر رہی ہے جس کا مقصد 10 ہزار یونٹ خون کا عطیہ جمع کرنا ہے تا کہ 30000 زندگیاں بچائی جا سکیں۔

ہم سب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس زندگی بخش مسلمانوں کی حمایت میں اکٹھے ہوں۔ آپ آن لائن www.muslimsforlife.org پر جا کر اپنے قریبی دن، وقت اور عطیہ کا مرکز ڈھونڈ سکتے ہیں یا آپ 11/ ستمبر کو صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک چینو کے 11941 مونا ایونیو میں بیت الحمید مسجد میں عطیہ دینے آسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے 909-627-2252 پر رابطہ کریں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 9/ ستمبر 2011ء میں صفحہ A6 پر خاکسار کا مضمون 11/9 کے حوالہ سے ’’دس سال بعد 11/9‘‘ عنوان سے شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے۔ جو اس سے قبل اوپر گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 8/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 8 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کا عنوان یہ دیا کہ ’’دس سال بعد 11/ ستمبر کا سانحہ‘‘ اخبار نے خاکسار کا پورا مضمون شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو پہلے گذر چکا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 8/ ستمبر 2011ء میں OPINION کے تحت خاکسار کا مضمون شائع کیا۔ جس کا عنوان تھا کہ ’’9/11 کے حادثہ نے مجھے کس طرح متاثر کیا‘‘ یہ بھی وہی مضمون ہے جس کا ذکر دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

دیسی ٹاک اخبار۔ انڈین اخبار ہے اس نے اپنی اشاعت 9/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون اس عنوان سے شائع کیا۔ ’’Changed The Way Islam 11/9 Is Viewed‘‘

یہ وہی مضمون ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے شائع ہو چکا ہے کہ اس 9/ ستمبر کے سانحہ نے کس طرح مجھے متاثر کیا۔ اصل میں تو امریکن اور دوسری پبلک کو یہ بتانا مقصود تھا اور ہے کہ اسلام کا صحیح تصور، اسلام کے صحیح معانی اور اسلام کی صحیح تعلیمات تو پُرامن رہنے کی ہے۔ محبت اور بھائی چارے کی ہے۔ جس رنگ میں میڈیا اسلام کی تصویر پیش کر رہا ہے یا طالبان اور القاعدہ پیش کر رہے ہیں وہ نہ سہی اسلام کے نمائندے ہیں اور نہ ہی یہ اسلامی تعلیمات ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی اور اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کا ہر جگہ موقع ملا۔ سکولز، کالجز میں، یونیورسٹیز میں، نیز بہت سارے دیگر مذاہب کے لیڈرز نے خاکسار کو اپنے چرچوں اور عبادت گاہوں میں تقریر کرنے کے لئے بلایا اور بہت عرصہ تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہوا کہ ان تقاریر کے دوران پبلک زیادہ آتی رہی اور لوگ ہماری مساجد کا وزٹ کرتے رہے جبکہ اس سے قبل انہوں نے کبھی مسجد دیکھی بھی نہ تھی۔ اسلام کا بہت زیادہ چرچا ہوا اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کے مواقع میسر آئے۔ اس کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی ایسا ہوا بلکہ پولیس کے محکمہ میں بھی خاکسار کو بلایا جاتا اور چیف پولیس یہ درخواست کرتا کہ ہمارے پولیس کے لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتائیں چنانچہ جب بتایا جاتا تو وہ بہت حیران ہوتے اور ان لوگوں کے سوالوں کا اچھی طرح پتہ چل جاتا کہ انہیں اسلام کے بارے میں کچھ بھی معلومات نہیں ہیں اور جو ہیں وہ صرف پریس اور میڈیا اور TV سے سن کر بات کر رہے ہیں۔ اس لئے جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ ہمیں اس کے ذریعہ اسلام کی صحیح تعلیمات پہنچانے کا موقع ملا۔ سوالات میں اکثر جہاد کے بارے میں سرفہرست رہتا۔ پھر عورتوں کے بارے میں، پھر یہ کہ قرآن میں بعض آیات ایسی ہیں جو تشدد کی تعلیم دیتی ہیں اور جب انہیں ساری آیات اس کا محل سمجھایا جاتا تو وہ سمجھ جاتے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مرسلہ: عطاء المجیب راشد۔ لندن

غَلَطُ العام الفاظ کی درستی

قسط: 2

نمبر شمار	غَلَطُ العام	درست ادائیگی
1	حقیقہ	عقیقہ
2	اَمام	اِمام
3	صاب	صاحِب
4	نَزُول	نُزُول
5	یونَس	یُونُس
6	زَبان	زُبان
7	بَخیریت سے	خیریت سے/بخیریت
8	اَمتُل	اَمَتُلُ
9	بَقُرہ	بَقَرہ
10	فَضُول	فُضُول

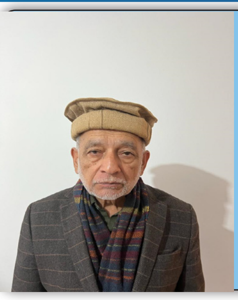

انجینئر محمود مجیب اصغر۔سویڈن

کشتی نوح اور احمدی سکالر انجینئر منیر احمد خان مرحوم

قرآن کریم کی کئی سورتوں میں حضرت نوح اور کشتی نوح کا ذکر ملتا ہے جیسے سورۃ ہود، العنکبوت، المومنون۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ العنکبوت کے تعارفی نوٹ میں فرماتے ہیں:

’’آثار قدیمہ کا علم رکھنے والے بہت سی قوموں کا کھوج لگا بھی چکے ہیں اور بہت سی قوموں کا کھوج لگانا ابھی باقی ہے۔یہاں تک کہ کشتی نوح کے متعلق بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آثار قدیمہ کے علماء اس کی کھوج سے غافل نہیں اور ضرور ایک دن کھوج نکال لیں گے‘‘

اسی طرح سورۃ القمر کے فٹ نوٹ میں فرماتے ہیں:

’’آیات 13 تا 16: ان آیات میں حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر کیا جا رہا ہے جو لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنی ہوئی تھی گویا حضرت نوحؑ کے زمانہ میں تمدن اتنا ترقی کر چکا تھا کہ انہیں لوہے کے استعمال پر پوری طرح عبور حاصل ہو گیا تھا اور وہ غالباً لکڑی سے تختے تراشنے کے لئے آرے بھی بنا سکتے تھے۔اسی کشتی کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یہ ایک نشان ہے جو نصیحت پکڑنے والوں کے لئے ایمان افروز ثابت ہوگا۔اس سے یہ بھی امکان پیدا ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی آنے والی نسلوں کے لئے ایک نشان کے طور پر محفوظ کر دی گئی ہے۔باوجود اس کے کہ عیسائیوں کو قرآن کریم کے اس بیان کی کوئی خبر نہیں وہ پھر بھی حضرت نوحؑ کی کشتی کو کہیں نہ کہیں ایک نشان کے طور پر محفوظ سمجھتے ہیں اور اس کی تلاش ہر جگہ جاری ہے۔جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بعض لوگ اس کام پر وقف ہیں کہ قرآنی آیات کے حوالہ سے اس کشتی کا کھوج نکالیں۔میری تحقیق کے مطابق یہ کشتی بحیرہ مردار کی تہہ میں محفوظ ہو گئی ہے اور وقت آنے پر نکال لی جائے گی۔‘‘

بحیرہ مردار (Dead Sea)

بحیرہ مردار (عربی میں البحر المیت) نمک کی ایک جھیل (Salt Lake) ہے جسے بحر لوط (Lake Sodom) بھی کہتے ہیں۔جس کے مشرق میں اردن (Jordan) جبکہ اسرائیل اور ویسٹ بنک مغرب میں ہے۔یہ جھیل اردن کی (Rift Valley) میں واقع ہے اور اس کی Main Tributary دریائے اردن ہے لوط کی بستیاں سڈوم وغیرہ یہیں موجود تھیں جن پر عذاب آیا تھا۔

انجینئر منیر احمد خان مرحوم

انجینئر منیر احمد خان صاحب بنیادی طور پر الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئر تھے فیملی تو غالباً حیدر آباد دکن کی تھی لیکن کراچی میں settled تھے وہ صحیح معنوں میں انجینئر تھے اور ریسرچ سکالر تھے قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا گہرا مطالعہ تھا اور بہت باذوق اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے آپ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کے نواسے اور سید عبد الرزاق شاہ صاحب کے داماد تھے اپنی پیشہ وارانہ مصروفیات کے علاوہ آپ کشتی نوح پر ریسرچ کرتے رہے اور انہیں اپنی ریسرچ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پیش کرنے اور کئی کئی گھنٹے Discuss کرنے کا بھی موقع ملا خاکسار سے بہت senior تھے آپ سے تعارف IAAAE اور slip farming اور highrise chimneys کے حوالے سے ہوا انہوں نے تھرمل پاور کمپلیکس مظفر گڑھ میں دو دو سو فٹ بلند chimneys تعمیر کی تھیں آپ نے کئی cement salos اور دریا کے پل slip farming technology کے ذریعے تعمیر کئے۔ دارالضیافت میں سوئی گیس کے روٹی پلانٹس کے poineer volunteers میں آپ کی بہت contributions ہے سلسلہ احمدیہ کا درد رکھنے والے اور خاموشی سے خدمات بجا لانے والے تھے ان کی مجالس میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے درس قرآن اور مجالس سوال و جواب میں کشتی نوح کے حوالے سے کئی مرتبہ ان کا ذکر فرمایا ہے۔1958ء میں انہوں نے NED انجینئرنگ کالج (اب یونیورسٹی) کراچی سے گریجوایشن کی۔انہوں نے گورنمنٹ اور پرائیویٹ فارن کمپنیوں میں کئی اہم پراجیکٹس پر کام کیا۔1974ء میں Construction Equipment Services Pvt Karachi کے نام سے انہوں نے اپنی فرم بنائی اور کئی اہم پراجیکٹس پر بڑی کامیابی سے کام کیا بہت دیانت دار انسان تھے ایک پراجیکٹ پر ان کی ایک بھاری رقم روک لی گئی آپ چاہتے تو رشوت دے کر وہ رقم نکلوا سکتے تھے کہنے لگے میں اس دوران اور کام کر کے اتنی رقم کما لوں گا۔ ہر پراجیکٹ پر پہلے ہی طے کر لیتے تھے کہ profit کا دس فیصد جماعت کو دینا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں میں بڑی برکت دی اور اپنے شعبہ کے اعلیٰ طبقات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عزت دی 7/ نومبر 2011ء کو 76 سال کی عمر میں ان کی کراچی میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی 18/ نومبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ الفضل انٹرنیشنل میں 09-15/ دسمبر 2011ء میں چھپا ہوا ہے۔

خدا بہتر جانتا ہے کہ کشتی نوح پر ان کی ریسرچ کے ساتھ کیا ہوا خاکسار کو انہوں نے بتایا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کے ریسرچ پیپر کو کسی کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ٹیکنیکل میگزین 2013ء۔2014ء کے شائع شدہ شمارے میں ان کا ذکر خیر Message of Condolence اور Obituries میں پہلے نمبر پر درج ہے۔

خطبہ جمعہ میں کشتی نوح پر ریسرچ کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’چوتھا ذکر مکرم منیر احمد خان صاحب ابن مکرم عبد الکریم خان صاحب کراچی کا ہے جو 7/ نومبر کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت حکیم مولوی انوار حسین خان صاحب کے پوتے اور حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ کے نواسے اور مکرم یحییٰ خان صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بھتیجے تھے۔آپ ایک ذہین اور قابل انجینئر تھے ربوہ میں جو جلسہ ہوتا تھا اس جلسہ سالانہ پر خدمات بجا لاتے رہے۔ربوہ میں جب پہلا روٹی پلانٹ لگا تو آپ کو اس موقعے پر بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔آپ جلسہ سالانہ برطانیہ کے ٹرانسلیشن اور کمیونی کیشن سیٹ اپ میں بھی اپنی خدمت پیش کرتے رہے۔آپ نے کشتی نوح کے بارے میں تحقیق کی اور اس پر قرآن، بائبل اور زمانہ قدیم کی دیگر کتب کی روشنی میں ایک کتاب مرتب کرنے کی توفیق پائی جو ابھی شائع نہیں ہو سکی۔کشتی نوح کے متعلق ان کی ریسرچ

کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے درس القرآن اور سوال و جواب کی مجالس میں بھی بیان فرمایا ہوا ہے۔بڑے مخلص، باوفا اور غیروں کی فراخدلی سے مدد کرنے والے انسان تھے۔موصی تھے۔ان کی اہلیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ماموں زاد بہن ہیں۔یعنی یہ حضرت سید عبد الرزاق صاحب کے داماد تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، مغفرت کا سلوک فرمائے‘‘

(خطبہ جمعہ 18/ نومبر 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 09-15/ دسمبر 2011ء)

ایک نئی ’’کشتی نوح‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ نوح کے تعارفی نوٹ میں فرماتے ہیں: ’’علاوہ ازیں اس سورت میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متوجہ فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایک باوقار ہستی کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اسی نے تمہیں بھی طبقہ درطبقہ آگے بڑھاتے ہوئے تکمیل کی منزل تک پہنچایا ہے اور یہی چیز آسمان کے طبقہ در طبقہ بلندیوں سے ثابت ہوتی ہے۔یہ مضمون ایک حد تک اس قوم کی سمجھ سے بالا تھا۔نہ اسے اپنے ماضی کا پتہ تھا کہ کیسے طبقہ درطبقہ پیدا ہوئے، نہ اپنے مستقبل کا علم تھا۔نہ وہ آسمان کی طبقہ درطبقہ بلندیوں کا علم رکھتے تھے۔غالباً یہ ایک پیشگوئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں جب ایک نئی ’’کشتی نوح‘‘ بنائی جائے گی تو اس زمانہ کے لوگوں کو ان چیزوں کا علم ہو چکا ہوگا۔پھر بھی اگر شرک پھیلانے سے باز نہ آئے اور ان پر ہر قسم کی حجت پوری کر دی گئی تو آخر ان کے حق میں فسحقھم تسحیقا اور ولا تذرعلی الارض من الکافرین دیارا کی دعا ضرور پوری ہو کر رہے گی۔‘‘

یہ عجیب توارد ہے کہ حضرت نوحؑ کا زمانہ 950 سال تھا (سورۃ العنکبوت آیت 15) اور آخری زمانے کے نوح نے بھی اپنا زمانہ دس صدیاں بتایا ہے جیسا کہ فرمایا ’’اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ)

جس طرح حضرت نوح کو کشتی بنانے کا حکم ملا تھا (سورۃ ہود آیت 38) اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو حکم ہوا ’’زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے۔تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر۔جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا‘‘

(تذکرہ)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

عابد علی بھٹی

کِک والی بال

Kick VolleyBall

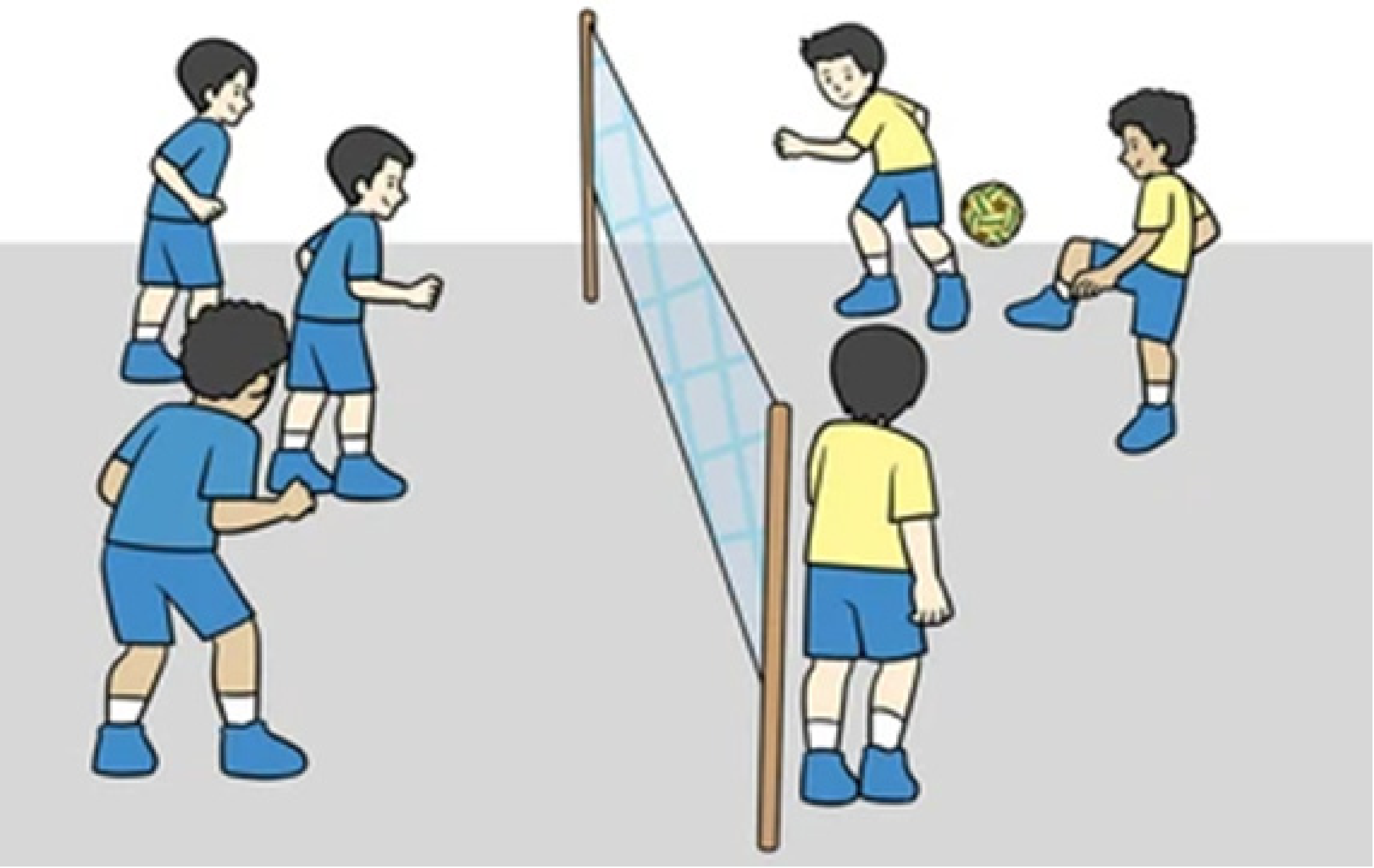

تعارف

والی بال کی اس قسم کی شروعات جنوب مشرقی ایشیاء سے ہوئی۔ اس کھیل کو علاقائی زبان میں سیپاک ٹاکرو (Sepak Takraw) کہتے ہیں۔ ٹاکرو (Takraw) تھائی زبان ہے۔سیپاک ٹاکرو کا لفظ ہے۔جس کا مطلب ’’ اونی بال‘‘ ہے اورسیپاک (Sepak) کا مطلب’’ کِک‘‘ ہے۔سیپاک ٹاکرو(sepak Takraw) کا پورا مطلب ٹوکِک اے بال(To kick a bal) یعنی بال کو کِک مارنا بنے گا۔اس لحاظ سے’’والی بال‘‘ کی یہ قسم کِک والی بال(Kek volley bal) کے نام سے مشہور ہے۔والی بال کی یہ قسم زیادہ تر ایشیاء کے جنوب مشرقی حصوں میں کھیلی جاتی ہے۔

ابتدا

کہا جاتا ہے کہ کِک والی بال’’ کی ابتدا تقریباً پانچ سوسال(500) پہلے’’مالائے پنی سولا‘‘(ملائیشیاء) میں پندھرویں صدی کے دوران ہوئی۔یہ اس ملک کے کچھ علاقوں میں کھیلی جانے لگی پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد قریبی ممالک جیسے فیلیپائنز میں کھیلی جانے لگی۔کِک والی بال(sepak Takraw)ان مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے جانی جانے لگی۔

مقبولیت

والی بال کی دوسری اقسام کی طرح اس کے بھی مختلف مقابلہ جات منعقد ہوتے ہیں۔اس کھیل کا سب سے بڑاایونٹ’’دی کنگز کپ سیپاک ٹاکرو ولڈ چیمپین شپ‘‘(The King’s Cup Sepak takraw World Championship)ہوتا ہے۔

ایشیا کے جنوب مشرقی علاقوں میں بہت زیادہ کھیلے جانے کی وجہ سے ہم مغربی ممالک کی کسی بھی ٹیم کو اس ایونٹ(event) کے لیے کوالیفائے کرتے نہیں دیکھیں گے، البتہ تھائی لینڈ، وائیتنم،ملائیشیا،انڈونیشیا اوراس خطے کے دوسرے ممالک کو ہم اس کھیل کی نمائندگی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

1965ءمیں’’ASTAF‘‘دی ایشین سیپاک ٹاکرو فیڈریشن بنائی گئی(The Asian Sepak takraw Federation) تا کہ ایشیاء بھر میں اس کھیل کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پھر 1992ء میں’’دی انٹرنیشنل سیپاک ٹاکرو فیڈریشن‘‘(The International sepak takraw Federation)ISTAF قائم کی گئی تا کہ عالمی سطح پر اس کھیل کی پذیرائی کی جاس کے۔

ایشیا کے جنوب مشرقی علاقوں میں آپ بہت سے اسکولوں اور کلبوں کو دیکھیں گے جن کی ٹیمیں ایک دوسرے کے ساتھ پورا سال مقابلے کرتی رہتی ہیں۔کِک والی بال(Sepaktakraw)اگرچہ اولمپک میں کھیلی جانے والی کھیل نہیں مگر یہ ایشین گیمز میں کھیلی جانے والی مشہور کھیل ہے جو کہ اولمپک کے بعد سب سے بڑا’’ملٹی سپورٹ ٹورنامنٹ‘‘ہے۔

گراؤنڈ

والی بال کی اس قسم کا گراؤنڈ ان ڈور بھی ہوسکتا ہے اور آؤٹ ڈور بھی ہوسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ گراؤنڈ ایسی زمین پر ہو کہ جس کی سطح مضبوط ہو۔اس کے کورٹ کی لمبائی 44 فٹ(13.4 میٹر) ہوتی ہے اور اس کے کورٹ کی چوڑائی 20 فٹ(6.1 میٹر) ہوتی ہے۔اس کے کورٹ کی باہر والی لائن کے چاروں اطراف پر دس دس فٹ جگہ خالی چھوڑی جاتی ہے۔

بال

کِک والی بال(Sepak takraw)میں استعمال ہونے والی بال کروی شکل کی اور عام فائیبر کی ہوتی ہے جس کی سطح اونی ہوتی ہے۔شروع شروع میں استعمال ہونے والی بال’’رتن بال‘‘ ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ دور جدید کی ٹیکنالوجی کی وجہ سے یہ ایک مضبوط فائیبر اور ربڑنما پلاسٹک سے بنائی جاتی ہے۔بال کی گولائی 16.4 انچ (0.41 M) سے 17.3 انچ(0.44 M) ہونی چاہیے۔بال کا وزن مردوں کے مقابلہ جات میں 170 گرام سے 180 گرام ہوتا ہے اورعورتوں کے مقابلہ جات میں بال کا وزن 150 گرام سے 160 گرام ہوتا ہے۔

نیٹ

اس کے نیٹ کی اونچائی مردوں کے مقابلہ جات میں زمین سے اوپر کو 1.52میٹر ہوتی ہے اورعورتوں کے مقابلہ جات میں نیٹ کی اونچائی زمین سے اوپر کو 1.42 میٹر ہوتی ہے۔

کھیل کا طریق

ٹیم میں تین پلیئرز ہوتے ہیں اور گراؤنڈ کے اندر تین دائرے ہوتے ہیں۔جن میں کھلاڑی اپنی اپنی پوزیشنز کے حساب سے کھڑے ہوتے ہیں۔سرور درمیان والے دائرے میں کھڑا ہوتا ہے اور دونوں کورٹس کے درمیان نیٹ لگا ہوتا ہے۔کھیل کی ابتداء بال کو کِک مار کر مخالف ٹیم کے کورٹ میں پھینک کر کی جاتی ہے۔سروس کروانے کے لیے سرور کی طرف بال کو اس کے ٹیم میٹ کی طرف پھینکا جاتا ہے۔جبکہ سرور کا ایک پاؤں سروس والے دائرے کے اندر ہونا چاہیے۔ٹیم میں صرف ایک ہی سرور ہوتا ہے۔تھائی زبان میں سرور کو Tekong کہتے ہیں۔سروس ہو جانے کے بعد ہر ٹیم بال کو مخالف ٹیم کے کورٹ میں گرا کر پوائنٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔جو ٹیم پہلے پچیس پوائنٹس حاصل کرلے وہ سیٹ جیت جاتی ہے۔جو ٹیم پہلے دوسیٹ جیت جائے وہ فاتح ٹیم کہلاتی ہے۔اگر مقابلہ ایک ایک سیٹ جیت کر برابر ہو جائے تو تیسرا سیٹ کھیلا جاتا ہے جو فائنل سیٹ کہلاتا ہے۔اس سیٹ کو جیتنے کے لیے 11 پوائنٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔

قوانین

کِک والی بال(Sepak takraw) کھیل کے بنیادی قوانین درج ذیل ہیں:

1. بال کو ہاتھ سے چھو نہیں سکتے صرف پاؤں، گھٹنوں، سینے، اور سر سے چھو سکتے ہیں۔
2. سروس کرواتے وقت سرور کا ایک پاؤں سروس والے دائرے کے اندر ہونا چاہیے۔
3. ایک کھلاڑی بال کو لگاتار دو دفعہ ٹچ کرسکتا ہے۔مگر لگاتار ایک کھلاڑی اگر تین بار بال کو ٹچ کریگا تو پوائنٹ مخالف ٹیم کو مل جائے گا۔
4. ہر ٹیم بال کو زیادہ سے زیادہ تین بار ٹچ کرسکتی ہے۔
5. سروس کرنے کے بعد بال مخالف ٹیم کے کورٹ میں گرنا چاہیے۔بال نیٹ سے ٹکرا کر اپنے ہی کورٹ میں گرنے یا مخالف ٹیم کے کوٹ سے باہر گرنے سے پوائنٹ مخالف ٹیم کو مل جائے گا۔
6. دوران کھیل بال کو کچھ دیر کے لیے روک کر نہیں رکھ سکتے۔

منور علی شاہد۔ جرمنی

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے وفد کی جرمنی میں آمد

سکول، کالج اور یونیورسٹی ایسے ادارے ہیں جہاں پڑھنے والے اور پڑھانے والے دونوں ہی ادارہ سے منسوب یادوں کو بھلانہیں پاتے۔ یہ زندگی کے سنہری دن ہوتے ہیں۔ اساتذہ کو اپنے شاگرد یاد رہتے ہیں تو اسی طرح شاگردوں کو اپنے استاد یاد رہتے ہیں لیکن ایک ہی کلاس میں پڑھنے والے کلاس فیلوز کی آپس کی دوستی اور گزرے سالوں کا ساتھ بلاشبہ ایک قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، یادوں کا یہ اثاثہ مزید قیمتی ہوجاتا ہے۔ پھر عمر کے ایک خاص حصہ میں پہنچ کر اس وقت کے کالج اور کلاس فیلوز کے ساتھ مل بیٹھنا بہت اچھا لگنے لگتا ہے۔ وقت کی برق رفتار گاڑی میں سوار انسان کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں میلوں کی دوری جنم لے لیتی ہے، کوئی کہیں اور کوئی کہیں، اور کسی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ بقول شاعر کہ،

؎ اب کے وقت اس قدر تیزی سے گزر گیا
کہ یادیں بھی ٹھیک طرح رقم نہ ہوسکیں

تعلیم الاسلام کالج اور اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ غیر معمولی ہے۔ اس مدرسہ نے پرائمری سکول سے ابتداء کی تھی بہت جلد کامیابی کی منزلیں طے کرتا ہوا مڈل، ہائی سکول سے ہوتا ہوا کالج تک پہنچ گیا۔ اس کالج کی بنیاد 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی 2 سال تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ وجوہات کے باعث بند کرنا پڑا تاہم 1944ء میں قادیان میں دوبارہ اس کا آغاز ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 304)

تقسیم ہند کے بعد یہ کالج لاہور میں کھلا اور بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 6؍ دسمبر 1954ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاح فرمایا۔ 1973ء میں قومیائے گئے تعلیمی اداروں میں یہ عظیم الشان کالج بھی شامل تھا۔

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھی ایسے ہی پرانے شاگردوں، اساتذہ کی تنظیم ہے جنہوں نے اس پاک تعلیمی ادارے سے تعلیم حاصل کی یا یہاں پڑھانے کا شرف حاصل کیا اور دنیا میں نام کمایا۔ ٹی آئی کالج کے فارغ التحصیل طلباء آج دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں اور سب نے مل جل کر بہت محنت کے ساتھ ملکی سطح پر اولڈ سٹوڈنٹس تنظیم بنا رکھی ہے اور خلافت کے ساتھ والہانہ وابستگی قائم رکھی ہے۔ اس عظیم الشان تعلیمی ادارے سے علمی تعلق رکھنے والے جب بھی کہیں مل بیٹھتے ہیں تو یادوں کے ایسے چراغ روشن کرتے ہیں کہ جس کی روشنی سے دل و دماغ جگمگانے لگتے ہیں۔ دیگر ملکوں کی طرح برطانیہ اور جرمنی میں بھی تعلیم الاسلام کالج

اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قائم ہے اور گاہے بگاہے ایک دوسرے کے ملک میں جاکر خدمت کرتے رہتے ہیں۔ ماہ اکتوبر 2022ء میں بھی برطانیہ سے ایک بڑے وفد نے 3 روزہ جرمنی کا دورہ کیا جس دوران اراکین وفد نے ادب و شاعری کی محفل سجانے کے علاوہ، کھیل کے مقابلوں میں حصہ لیا، جامعہ احمدیہ جرمنی کا دورہ کیا نیز سالانہ ڈنر میں بھی شرکت کی جس میں جرمنی جماعت کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی، ان میں جرمنی کے نیشنل امیر صاحب اور مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی شامل تھے۔ یہ دورہ جرمنی 21 تا 24؍ اکتوبر تک جاری رہا۔ انگلستان سے آنے والا یہ وفد 19 اراکین پر مشتمل تھا جس کے امیر قافلہ مکرم عبد المنان اظہر صاحب تھے۔ مبارک احمد صدیقی صاحب صدر تنظیم بھی وفد میں شامل تھے۔ یہ وفد 21؍ اکتوبر کی رات 11 بجے بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچا تو عبد الغفور ڈوگر صاحب صدر ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی نے اپنے رفقاء کے ساتھ وفد کا استقبال کیا اور سبھی کو خوش آمدید کہا۔ ذرائع کے مطابق مہمانوں کی آمد پر ان کے لئے رہائش کے بہترین انتظامات کئے گئے اور لذیذ کھانے سے بھی ان کی تواضع کی گئی۔

پہلے دن کی سرگرمیاں

حسب پروگرام اگلے دن 22؍ اکتوبر کی صبح 11 بجے بیت السبوح میں کھیلوں کے مقابلے شروع ہوئے۔ سب سے پہلے جرمنی اور برطانیہ کی ٹیموں کے مابین باسکٹ بال میچ شروع ہوا، جس کی ابتداء دعا سے ہوئی جو مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے کروائی، بعد ازاں کھلاڑیوں سے تعارف ہوا۔ اس موقع پر تنظیم سے تعلق رکھنے والے ممبران کی بڑی تعداد بھی موجود تھی جن میں عبد الغفور ڈوگر صاحب صدر صاحب ٹکوسا جرمنی اور صدر صاحب برطانیہ مبارک احمد صدیقی صاحب، پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب، عبد الرحمٰن مبشر صاحب، حمید اللہ ظفر صاحب و دیگر احباب شامل تھے۔ باسکٹ بال کا یہ میچ برطانیہ کی ٹیم نے جیت لیا۔ اس کے بعد کرکٹ کے 3 دوستانہ میچ کھیلے گئے ان میں سے 2 میچ برطانیہ کی ٹیم نے جیتے ایک میں جرمنی کی ٹیم فاتح رہی۔ بعد ازاں بیڈمنٹن کا دلچسپ مقابلہ ہوا، اس میں بھی برطانیہ کی ٹیم فاتح رہی۔ کھیلوں کے یہ مقابلے نماز اور دوپہر کے کھانے کے وقفہ تک جاری رہے بعد ازاں مہمانوں اور میزبان ممبران وانتظامیہ اراکین نے ایک ساتھ کھانا کھایا۔

ادبی نشست و محفل مشاعرہ

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے وفد کا اگلا پروگرام ایک ادبی نشست تھی جو کمیٹی روم میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو عبد الرزاق ڈوگر صاحب نے کی۔ عبد الرحمٰن مبشر صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے شرکاء تقریب کی درخواست پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اسلام آباد میں مصروفیات کے بارے ہیں اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں شرکاء تقریب آپ کی غزلوں اور مخصوص طرز کلام سے محفوظ ہوئے۔

محفل مشاعرہ

اس محفل مشاعرہ میں دونوں ممالک کے شعراء کرام نے اپنا اپنا کلام پڑھا اور حسب کلام داد سمیٹی۔ شعراء کرام میں رانا عبد الرزاق خان صاحب، عاصی صحرائی صاحب لندن سے، جرمنی سے حمید اللہ ظفر صاحب، اسحاق اطہر صاحب، عبد الحمید رامہ صاحب، اشرف بٹ صاحب، ماعر افتخار صاحب، طاہر مجید صاحب، آصف علی پرویز صاحب شامل تھے۔ یہ پروگرام نماز مغرب و عشاء کے وقت تک جاری رہا۔ بعد ازاں نمازیں ادا کی گئیں۔

سالانہ ڈنر کی تقریب

رات آٹھ بجے بیت السبوح کے سپورٹس ہال میں مہمانوں کے اعزاز میں ڈنر کی باوقار تقریب شروع ہوئی، اس کے مہمان خصوصی نیشنل امیر صاحب جرمنی تھے۔ ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر امیر صاحب کے ساتھ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی و برطانیہ کے صدر صاحبان، پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب، شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی اور مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی موجود تھے۔ عبد الرزاق ڈوگر صاحب کی قرآن پاک کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ شیخ خالد محمود صاحب نے نظم پڑھی۔ مبارک احمد صدیقی صاحب صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے خلافت کی برکات پر اظہار خیال کیا اور ایمان افروز باتوں کو شرکاء تقریب کے سامنے بیان کیا۔ انعامات کی تقسیم کے بعد نیشنل امیر صاحب جرمنی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے سب کو خلافت احمدیہ سے دل و جان سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ صدر صاحب ٹکوسا جرمنی نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، دعا کے بعد شرکاء تقریب کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ اس طرح پہلے دن کے دورہ جرمنی کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن کی سرگرمیاں

23؍ اکتوبر وفد برطانیہ کا جرمنی میں دوسرا دن تھا۔ آج سب سے پہلے جرمنی کے اخبار احمدیہ کے چیف ایڈیٹر مولانا الیاس منیر صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں مبارک احمد صدیقی صاحب کی درخواست پر آپ نے اپنے ایام اسیری کے دوران اپنے اور رانا نعیم الدین صاحب

مرحوم کے متعدد واقعات وفد کو سنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی شفقتوں اور پیار سے بھرپور لکھے خطوط سے وفد کو آگاہ کیا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی میں آمد

تیسرے دن وفد کے اعزاز میں کے دوپہر کے کھانے کا اہتمام جامعہ احمدیہ جرمنی کی طرف سے کیا گیا تھا۔مہمانوں اور میزبانوں کا مشترکہ وفد جب جامعہ پہنچا تو شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے سب کا پرتپاک استقبال کیا۔ وفد کو آفس کلاس رومز اور لائبریری سمیت جامعہ عمارت کی سیر کرائی گئی اور تاریخی پس منظر کے ساتھ معلومات فراہم کی گئیں۔ جامعہ کی مسجد میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور اس کے بعد مہمانوں کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ دورہ کے دوران جامعہ کے طلباء کی فرمائش پر مبارک احمد صدیقی صاحب نے اپنے مخصوص انداز سے اپنی مزاحیہ شاعری سے مسکراہٹیں بانٹ کر سب کو بہت محظوظ کیا۔ اجتماعی تصاویر اور شکریہ کے بعد وفد کی واپس فرینکفرٹ بیت السبوح روانگی ہوئی۔ واپسی پر شام کی چائے کا اہتمام عبد الغفور ڈوگر صاحب صدر ٹکوسا جرمنی کے گھر پر کیا گیا تھا۔ وہاں سے فراغت کے بعد وفد بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچا۔مغرب عشاء کی نمازوں کی ادائیگی اور کھانا کھانے کے بعد اراکین وفد آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

واپس برطانیہ روانگی

24/ اکتوبر کی صبح تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے وفد کی واپس روانگی تھی۔ صبح فجر کی نماز کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد تمام اراکین وفد نے اپنا اپنا سامان گاڑیوں میں رکھا۔مبارک احمد صدیقی صاحب نے شاندار میزبانی کرنے پر جرمنی تنظیم اور صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ وفد اراکین نے میزبانوں سے ہاتھ ملایا اور عبد الغفور ڈوگر صاحب صدر ٹکوسا جرمنی نے دعا کرائی اور وفد کو روانہ کیا۔اس وفد میں شامل اراکین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔مبارک احمد صدیقی صاحب، رانا عبد الرزاق خان صاحب، عبد المنان اظہر صاحب(امیر قافلہ)،رانا عرفان شہزاد صاحب، عطاء القادر طاہر صاحب،عامر خالد محمود صاحب، مرزا عبد الباسط صاحب،ضیاء الحق قریشی صاحب،عزیز طاہر صاحب،خالد محمود صاحب، میر شفیق صاحب،آغا حبیب اللہ صاحب، فاروق اکبر صاحب،رانا ناصر احمد صاحب،طاہر انعام قریشی صاحب،اسحاق ناصر صاحب ، فضل ناصر صاحب،آصف علی پرویز صاحب اور مظفر احمد چٹھہ صاحب۔

عابد محمود بھٹی۔ نمائندہ الفضل آن لائن تنزانیہ

سپیکر قومی اسمبلی تنزانیہ سے جماعتی وفد کی ملاقات

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فِطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

الحمدللہ تعلقات عامہ کے تحت حکومتی سربراہان اور نمائندگان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ مہینوں میں جماعتی وفد کو متعدد وزراء کرام اور دیگر حکومتی شخصیات سے ملاقات کا موقع ملا۔ اسی سلسلہ میں سپیکر قومی اسمبلی تنزانیہ محترمہ ڈاکٹر ٹولیا آکسن (Tulia Ackson) صاحبہ سے ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا۔

مؤرخہ 29/ نومبر 2022ء کو اراکین وفد مرکزی تجارتی شہر ''دارِالسلام'' میں واقع دفتر سپیکر قومی اسمبلی ملاقات کے لئے پہنچے۔محترم طاہر محمود چوہدری صاحب (امیرو مشنری انچارج) کے ہمراہ جماعتی وفد میں مکرم عبدالرحمن محمد عامے صاحب (نائب امیر)،خاکسار عابد محمود بھٹی (نائب امیرو پرنسپل جامعہ)، مکرم ندیم احمد صاحب (ریجنل مبلغ دارِالسلام)، مکرم یحیٰی Kambaulaya صاحب (سیکرٹری امور عامہ) اور مکرم عبداللہ Komboصاحب (سیکرٹری امور خارجہ) شامل تھے۔

سپیکر قومی اسمبلی سے آخری بار 2016ء میں جماعتی وفد کی ملاقات ہوئی تھی،اس طرح یہ اس نوعیت کی دوسری ملاقات تھی۔

تقریباً پچاس منٹ کے دورانیہ کی اس ملاقات میں سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے اراکین وفد کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں مکرم عبدالرحمن محمد عامے صاحب نے عالمگیر جماعت کا تعارف کروایا اور ملک بھر میں جاری جماعتی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے سپیکر قومی اسمبلی کا شکریہ ادا کیا، آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ''اللہ کے فضل سے تنزانیہ میں مذہبی ہم آہنگی و رواداری مثالی اور قابل تحسین ہے اور حکومت کی یہ پالیسی کہ'' گورنمنٹ کا کوئی مذہب نہیں'' قابل ستائش ہے۔ ملک و قوم کی ترقی میں یہ امر بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔''

اس پر محترمہ سپیکر صاحبہ نے اظہار تشکر کیا اور آئندہ بھی غیر جانبدار اور بلاتفریق تعاون کا عزم ظاہر کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ دیگر مذاہب کو بھی ہم آہنگی اور باہمی رواداری کی تعلیم عام کرتے رہنا چاہیے۔ انہوں نے وفد کا شکریہ ادا کیا، مکمل تعاون کا اعادہ کیا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب تنزانیہ نے محترمہ سپیکر قومی اسمبلی تنزانیہ کو قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ اور دیگر جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مساعی میں برکت ڈالے اور نیک ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

نیا سال مبارک، نیا سال مبارک

نیا سال مبارک، نیا سال مبارک
محبت میں محبت بولنے والا نیا سال مبارک
چاہت میں چاشت گھولنے والا نیا سال مبارک
گزرے ہوئے ماہ و سال کے رنج و الم کو بھلا کر
لبوں پہ دعائیں ہی دعائیں گھولنے والا نیا سال مبارک
اپنی کوتاہیوں، خطاؤں، گناہوں پر ہو کر شرمندہ

نئے عزم وولولے دلوں میں گھولنے والا نیا سال مبارک
دکھی انسانیت کے دکھوں کو دل میں جگہ دینے کے واسطے
جذبہ خدمتِ خلق من میں گھولنے والا نیا سال مبارک
بھول کر سب آفتوں، وباؤں، مصیبتوں اور رنجشوں کو
دلوں میں نئی امنگیں گھولنے والا نیا سال مبارک
عفو و درگزر، روا داری، الفت

اور نیک نیتی کے جذبوں سے
مکھڑے پہ مسرت و شادمانی گھولنے والا نیا سال مبارک
گزرے سال کی ان ادھوری خواہشوں میں ریاضؔ
نئی رنگینیاں، آبگینیاں گھولنے والا نیا سال مبارک

ریاض احمد ملک

دعا کا تحفہ

بجلی کی کڑک پر غضب الٰہی سے بچنے کی دُعا

حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ دُعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا، اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اِس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 117)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

زندگی

زندگی دراصل وہ وقت ہوتا ہے جو آپ اپنی اگلی چال کی منصوبہ بندی میں برباد کر دیتے ہیں مگر موت کے بعد کی منصوبہ بندی کبھی نہیں کرتے۔ ضروری کاموں سے وقت نکال کر زندگی گزارنے سے بہتر ہوتا ہے کہ آپ زندگی سے وقت نکال کر اپنے ضروری کام کیا کریں۔ اکثر ذہین ترین لوگ اسی لئے کامیابی حاصل کرنے سے زیادہ ایک باکمال بھرپور زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کامیابی کو حاصل نہیں کیا جاتا، کامیابی کے لئے پرکشش ہونا ضروری ہے پھر کامیابی خود بخود آپ کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔

مرسلہ: کاشف احمد

فقہی کارنر

متعدی بیماریوں سے بچاؤ کرنا چاہئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میں اکثر اپنی بہن کے لڑکے کو جو چھ یا آٹھ سال کا تھا۔ حضرت اقدسؑ کے گھر میں لے جاتی تھی۔ ایک دن اس کو جبکہ نماز پڑھ رہی تھی کھانسی ہوئی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اس بچہ کو کالی کھانسی ہے جب تک آرام نہ ہو یہاں ساتھ نہ لایا کرو‘‘ میں نے عرض کی کہ حضور دعا فرماویں کہ آرام ہو جائے۔ چنانچہ بچہ کو جلد آرام ہو گیا تھا۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 267)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

11 جنوری 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:40	17:56
مدینہ منورہ	05:45	17:52
قادیان	06:03	17:43
ربوہ	05:43	17:23
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:34	16:18